برادرانِ کشمیر کے نام سلسلہ چہارم کے دو مکتوب

از

سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ۔ ھُوَ النَّاصِرُ

برادرانِ کشمیر کے نام سلسلہ چہارم کا مکتوب اوّل

برادران! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دینے کے بعد اِس قدر جلد آپ لوگوں پر پھر ایک دردناک مصیبت نازل ہو گئی ہے اور جب کہ آپ اپنے آپ کو محفوظ سمجھنے لگے تھے' مشکلات کا دروازہ از سرِ نو کُھل گیا ہے۔ میں نے آپ لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک آپ لوگ مجھے اپنی مدد کیلئے بلائیں گے میں اپنی طاقت بھر آپ کی مدد کروں گا اور یہ وعدہ مجھے خوب یاد ہے۔ اسی وعدہ کو یاد کرتے ہوئے میں نے میر واعظ صاحب ہمدانی کو تار دیا تھا کہ میں اہلِ کشمیر کیلئے ہر ممکن کوشش کروں گا اور کرنی شروع کر دی ہے۔

جو کچھ مختصراً مَیں نے اس تار میں لکھا تھا اس کی تفصیل یہ ہے کہ میں نے ولایت بھی ہدایات بھجوا دی ہیں کہ وہاں کے ذمہ دار لوگوں کو صحیح حالات سے آگاہ کر کے کشمیر کے حالات کی طرف متوجہ کیا جائے اور خود ریاست کو بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جب مسٹر کالون کو صحیح حالات سے واقف کیا جائے گا تو وہ اس ظلم کو جو اُن کے نام پر کیا گیا ہے ضرور دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

اے بھائیو! آپ کو معلوم ہے کہ میں اب کشمیر کمیٹی کی صدارت سے مستعفی ہو چکا ہوں اور اِس وجہ سے میں کُل مسلمانوں کی طرف سے حکومت کو مخاطب نہیں کر سکتا۔ صرف میرا ذاتی اثر کام کر سکتا ہے اور جب کہ آپ لوگوں کی طرف سے بھی مجھے کوئی اختیار حاصل نہیں کہ میں حکومت کو مخاطب کروں، اِس لئے میری آواز نہ ہندوستان کی آواز ہوگی نہ کشمیر کی آواز۔ پس اگر اس کا نتیجہ اس قدر جلد یا پُر شوکت نہ نکلے جس کی آپ کو امید ہے، تو اس کا الزام آپ اپنے نفسوں کو دیں کیونکہ آپ ہی میں سے کچھ لوگ پنجاب آ کر مسلمانوں کے سامنے یہ جھوٹ بولتے رہے ہیں کہ

کشمیر کا خون مرزا صاحب نے چُوس لیا ہے اور لوگوں سے بڑی رقوم جمع کر کے اپنے وکلاء کو دلوائی ہیں اور یہ کہ احمدی وکلاء خود غرضی سے سب کام کرتے تھے اور پھر یہ کہ کشمیر کمیٹی کے پردہ کے نیچے احمدیت کی اشاعت ان کے کارکن کرتے رہے ہیں۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ یہ سب باتیں جھوٹ' افتراء اور بُہتان ہیں۔ نہ کشمیر کمیٹی کے کارکنوں نے احمدیت کی تبلیغ کی نہ ہم نے کشمیر سے رقوم فراہم کر کے کشمیر کے لوگوں کا خون چُوسا اور نہ احمدی وکلاء کو مالا مال کیا۔ وہ غریب آپ لوگوں کی خاطر چلتی ہوئی پریکٹسوں کو چھوڑ کر وہاں گئے اور مہینوں اپنے بیوی بچوں سے جُدا رہ کر ہر قسم کی تکالیف برداشت کر کے انہوں نے آپ کی خدمت کی۔ پھر یہ صلہ جو اُنہیں دیا گیا، کیا اِس کے بعد آپ لوگوں کی خدمت کرنے کا کسی کو خیال آ سکتا ہے؟

آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے ایسا نہیں کیا' ہم میں سے بعض غداروں نے ایسا کیا۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے جماعتی رنگ میں ان غداروں کا فریب ظاہر کیا؟ نہیں آپ نے ایسا بھی نہیں کیا۔ بلکہ تازہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے ان میں سے بعض غداروں کو اپنا لیڈر بنایا ہے۔ پس جب کہ آپ لوگوں کا یہ رویہ ہے' آپ کب امید کر سکتے ہیں کہ کوئی شریف آدمی آپ کی مدد کرے گا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ریاست کے افسروں نے بعض مسلمانوں کو خریدا ہوا ہے اور وہ ان کے ذریعہ سے آپ کی حاصل کی ہوئی طاقت کو ضائع کرانا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اب آپ ناک رگڑ کر حکومت سے معافی مانگیں اور بے قصور ہوتے ہوئے اپنے قصوروں کا اعتراف کریں۔ اس طرح کی آزادی کیلئے کسی لیڈر کی ضرورت نہیں ایسی معافی تو آپ میں سے ہر ایک حاصل کر سکتا ہے۔ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لو، پھر سب کچھ درست ہو جائے گا۔

لیکن اگر آپ لوگ دیانتداری سے کام کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا آپ کے لیڈروں نے کوئی قصور کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو انہیں مجبور کرو کہ توبہ کریں اور حکومت سے معافی مانگیں اور اگر قصور نہیں کیا تو پھر ایک ہی راستہ آپ کے لیڈروں کیلئے اور آپ کیلئے کھلا ہے کہ امن اور نرمی کے ساتھ اپنے دعویٰ پر مُصِرّ رہیں اور خدا پر توکّل کرتے ہوئے ذلّت اور رُسوائی کو قبول کرنے کی جگہ موت کو ترجیح دیں' کیونکہ ذلّت کی زندگی سے عزت کی موت اچھی ہوتی ہے۔ حکومت کے ظالم افسر آپ کی جان لے سکتے ہیں لیکن عزت نہیں چھین سکتے۔ عزت آپ لوگ اپنے ہی ہاتھوں برباد کر سکتے ہیں اور ہر ایک شریف آدمی کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

غرض اگر آپ لوگ مجھ سے مشورہ پوچھیں تو میں کہوں گا کہ اگر آپ کی غلطی ہے تو اپنی غلطی کا

دلیرانہ اقرار کریں اور اگر آپ کی غلطی نہیں تو جرأت سے اپنی بات پر قائم رہیں۔ کچھ دن آپ کو تکلیف ہوگی پھر آپ ہی کی فتح ہوگی۔

دوسری بات میں یہ کہتا ہوں کہ اگر جیسا کہ آپ میں سے غداروں نے کہا ہے کہ میں نے کشمیر کمیٹی کا صدر بن کر احمدیت کی اشاعت کا فائدہ اُٹھایا ہے، یہ درست ہے اور اگر درد صاحب، شیخ بشیر احمد صاحب، مولوی محمد احمد صاحب، چوہدری عزیز احمد صاحب، چوہدری یوسف خاں صاحب، چوہدری عصمت اللہ صاحب، قاضی عبدالحمید صاحب پلیڈران اور چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر احمدیت ہی کی تبلیغ کیا کرتے تھے تو پھر آپ کو چاہئے کہ اپنے مذہب کو بچائیں اور ایسے لوگوں کی صحبت سے احتراز کریں اور اگر فی الواقعہ یہ وکلاء آپ سے رقمیں وصول کیا کرتے تھے تو پھر بھی آپ کا فرض ہے کہ ہمارے اس جھوٹے دعویٰ کو کہ یہ لوگ مُفت کام کرتے تھے، دنیا پر ظاہر کریں لیکن اگر اس کے برخلاف کشمیر کمیٹی کے کارکن کی حیثیت میں یہ لوگ صرف آپ کا کام کرتے رہے ہیں اور وکلاء نے سوائے اس کے کہ نقلوں وغیرہ کیلئے یا آپ کے کام پر جانے کی غرض سے آپ میں سے بعض سے کرایہ وصول کیا ہو اپنی ذات کیلئے آپ لوگوں سے کوئی رقم وصول نہیں کی' تو پھر شرافت اور دیانت اس امر کا مطالبہ کرتی ہے کہ آپ لوگ اس امر کا اعلان تمام اسلامی پریس میں کرائیں کہ ان وکلاء پر خطرناک جھوٹ بولا گیا ہے اور ساتھ ہی ان غداروں کو اپنی لیڈری سے علیحدہ کریں۔

غرض اگر آپ کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو آپ دو کشتیوں میں پیر نہیں رکھ سکتے۔ آپ کو دلیری سے ایک بات اختیار کرنی پڑے گی' ورنہ غدار لوگ آپ میں رہ کر آپ کی جڑھیں کھوکھلی کر دیں گے۔ جو لوگ اپنی گرفتاری کے ایام میں ہاتھ جوڑ جوڑ کر ہمارے وکلاء کو کہتے تھے کہ ایک دفعہ ہمیں چُھڑوا دیں، پھر دیکھیں کہ ہم کس طرح کشمیر کمیٹی کی تائید کرتے ہیں اور باہر آ کر انہوں نے ایسے جھوٹ ان وکلاء پر بولے ہیں، ان سے آپ کو کیا امید ہو سکتی ہے؟

غرضیکہ مَیں اِنْشَاءَ اللّٰہُ آپ لوگوں کی امداد کیلئے ہر ممکن کوشش کروں گا اور میں نے کام شروع بھی کر دیا ہے لیکن آپ لوگوں کو بھی دیانت داری سے ایک فیصلہ کر لینا چاہئے تا کہ آپ کے کام میں برکت ہو اور میری کوششیں بھی کوئی نیک نتیجہ پیدا کریں۔ یہ مت خیال کریں کہ اب آپ لاوارث رہ گئے ہیں۔ اب بھی آپ کامیاب ہو سکتے ہیں اور اِنْشَاءَ اللّٰہُ اگر آپ صحیح رویہ اختیار کریں تو کامیاب ہونگے۔ لیکن اگر آپ یہ چاہیں کہ بغیر صحیح رویہ اختیار کرنے کے آپ

کامیاب ہوں تو یہ ناممکن ہے۔

آخر میں مَیں آپ کو پُر امن رہنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ ہر فساد سے پرہیز کریں اور مجھے کچھ دن کوشش کر لینے دیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آپ لوگ میری نصیحت پر کاربند ہونگے تو جلد آپ کے لیڈر عزت سے باہر آ جائیں گے اور آپ آزادی کے اور قریب ہو جائیں گے اور یہی آزادی قیمتی آزادی ہے، ورنہ ذلّت کے ساتھ قید سے رہائی کوئی آزادی نہیں اس سے تو مر جانا بہتر ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

۱۸۔ جون ۱۹۳۳ء

(مطبوعہ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان باہتمام چوہدری اللہ بخش صاحب)